مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۴ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱/۲ ۱۲ بجے شام فون پر دریافت کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

— قادیان ۴ ماہ وفا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے پاؤں اور کلائی میں درد نقرس کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

— حضرت ام وسیم احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو سردرد اور بخار ہے صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔

— خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو بلڈ پریشر کی تکلیف ہو گئی تھی۔

جلد ۳۴ | ۵ ماہ وفا ۱۳۲۵ ہش | ۵ شعبان سنہ ۱۳۶۵ ھ | ۵ جولائی سنہ ۱۹۴۶ ء | نمبر ۱۵۶

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان

قادیان کی غیر معمولی ترقی

(از ایڈیٹر)

۲۸ جون کی مجلس علم و عرفان میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان کی غیر معمولی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دعوے فرمایا۔ اس وقت قادیان کی حیثیت بہت چھوٹے سے گاؤں کی سی تھی۔ یہاں کی آبادی اس طرف (مسجد مبارک سے مشرق) تو اسی گلی پر ختم ہو جاتی تھی۔ جس کی پرلی طرف مدرسہ احمدیہ ہے۔ اب جہاں مدرسہ احمدیہ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا مکان ہے۔ وہاں فصیل ہوتی تھی۔ جو دشمنوں سے حفاظت کے لئے ہمارے آباء نے بنوائی ہوئی تھی۔ جنوب کی طرف آبادی اس گلی پر ختم ہو جاتی تھی۔ جس میں سے بٹالہ سے آنے والے یکے اور موٹریں گزرتی تھیں۔ اور مغرب کی طرف اس گلی پر ختم ہو جاتی تھی جس میں سے ہو کر ہم عید گاہ عید پڑھنے کے لئے جاتے ہیں۔ شمال کی طرف اس جگہ ختم ہو جاتی تھی۔ جہاں سے موٹر گزر کر بازار میں سے ہوتی ہوئی باہر جاتی ہے۔ شمال میں آبادی کے درمیان جو چوک سا بنا ہوا ہے۔ اور جس کے اردگرد دیوار کھنچی ہوئی ہے ریتی چھلہ کہلاتا تھا۔ یہ افتادہ زمین تھی۔ اس زمانہ میں چونکہ سلسلہ کے پاس اور زمینیں نہ ہوتی تھیں جب سکول جاری کیا گیا۔ اس لئے شام کو لڑکے وہاں فٹ بال وغیرہ کھیلا کرتے تھے۔ یا گاؤں کے چوپائے اکٹھے ہو جایا کرتے تھے۔ یا لوگ آکر بیٹھ جاتے جیسے گاؤں کے تکیہ میں لوگ بیٹھا کرتے ہیں سرکاری پرائمری سکول جو اب بند ہو چکا ہے۔ مگر اس کی عمارت موجود ہے۔ صرف یہ ایک ہی عمارت یہاں ہوتی تھی۔ اس کے پرے جہاں اب آبادی ہے ہسپتال اور سکول ہے یہ ساری جگہ ویرانہ اور جنگل ہوتی تھی۔ ناقص زمین ہونے کی وجہ سے لوگ اس میں کھیتی باڑی نہ کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی اس طرف سیر کو تشریف لے جاتے۔ تو مجھے یاد ہے کہ خود رو پودے زمین سے اکھڑ کر ادھر ادھر ہوا سے اڑتے پھرتے تھے۔ اور ہم جن کا بچپن کا زمانہ تھا ان کے پیچھے بھاگتے تھے۔ رات کے وقت لوگ ادھر نہ جاتے تھے کہتے ادھر جن بھوت رہتے ہیں۔ اب جس طرف دار الانوار کا محلہ آباد ہے۔ وہ بھی غیر آباد علاقہ تھا۔ کھیتی ہوتی تھی۔ مگر آبادی کا نام و نشان نہ تھا۔

اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دی۔ کہ میں تیرے ذریعے قادیان کو بڑھانے اور ترقی دینے والا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشف میں دیکھا کہ "قادیان ایک عظیم الشان شہر بن گیا اور انتہائی نظر سے بھی پرے تک بازار نکل گئے۔ اونچی اونچی دو منزلی یا چومنزلی یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چبوتروں والی دوکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں۔ اور موٹے موٹے سیٹھ بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے بیٹھے ہیں۔ اور ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں اور روپوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں۔ اور قسما قسم کی دوکانیں خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔ یکے، بگھیاں، ٹم ٹم، فٹن، پالکیاں، گھوڑے، شکرمیں اس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں۔ کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑ کر چلتا ہے۔ اور راستہ بمشکل ملتا ہے۔" (تذکرہ صفحہ ۳۹۳)

نیز آپ کو بتایا گیا کہ قادیان بڑھتے بڑھتے بیاس تک پہونچ جائے گا۔

یہ ایسی نرالی پیشگوئی ہے۔ جس کی موجودہ زمانے میں کوئی مثال پیش نہیں کر سکتا۔ اس کی ایک ہی مثال ہے جو پہلے زمانہ کی ہے۔ اور وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ مدینہ کی ترقی ہے۔ پھر اس سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ مکہ کی وادی کا بڑھنا ہے۔ جو غیر ذی زرع تھی۔ ان دو کے سوا اور کوئی مثال نہیں ملتی اور تیرہ سو سال کے عرصہ میں تو کوئی مثال ہے ہی نہیں۔ دنیا میں شہر بڑھا ہی کرتے ہیں۔ مگر ان کے بڑھنے کی کوئی نہ کوئی وجہ بن جاتی ہے۔ مثلاً ریل کا بڑا مرکز بن گیا۔ گورنمنٹ کے دفاتر قائم ہو گئے۔ فیکٹریاں کھل گئیں بڑی منڈی بن گئی۔ مگر قادیان کو ان میں سے کوئی بات بھی حاصل نہیں۔ اس کے ایک طرف تو چند میل کے فاصلہ پر دریا ہے دوسری طرف قریب کوئی بڑا شہر نہیں جو دوسرے شہر پیدا کر سکتا ہے۔ بٹالہ ہے مگر ایسا نہیں کہ اس کی وجہ سے قادیان کو ترقی حاصل ہوئی ہو۔ اور قادیان شہر بن گیا ہو۔ بٹالہ کو قادیان کے بڑھنے میں دخل نہیں۔ بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ قادیان کی وجہ سے بٹالہ نے ترقی کی ہے۔ قادیان میں لوگوں کے کثرت سے آنے اور بٹالہ میں خرید و فروخت کرنے سے بٹالہ کو ترقی حاصل ہوئی ہے۔ کسی آبادی کے بڑھنے کی ایک وجہ تجارت کی کثرت بھی ہوتی ہے مگر قادیان کوئی منڈی نہ تھی۔ اور اب تک نہیں ہے۔ قادیان میں جو آبادی بڑھی ہے۔ وہ ایسے لوگ نہیں ہیں۔ جو تاجرانہ حیثیت سے آئے ہوں۔ بلکہ وہ

ایڈیٹر: غلام نبی
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

دین کے لئے آئے۔ اور ان میں سے بعض نے اپنے گذارہ کے لئے چھوٹی موٹی تجارت شروع کر دی۔ پھر قادیان میں گورنمنٹ کے دفاتر بھی نہیں۔ مدتوں بعد تھانہ بنا۔ اور وہ بھی نیم تھانہ ہے۔ یعنی چوکی۔ اب سنا ہے۔ تھانہ بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مگر ابھی وہ بنا نہیں اور پھر تھانہ کے چند سپاہیوں کی وجہ سے کیا ترقی ہو سکتی ہے۔

غرض قادیان کی یہ تمام ترقی اس الہام کے نتیجہ میں ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قادیان کی ترقی کے متعلق ہوا ہے۔ ورنہ کسی بستی کے ترقی کرنے اور بڑھنے کی جتنی وجوہ دنیوی لحاظ سے ہو سکتی ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی قادیان کو حاصل نہ تھی۔ اور جس رنگ میں ترقی ہو رہی ہے۔ اس سے نظر آتا ہے کہ قادیان جلد جلد بڑھتا جائیگا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا۔ اس وقت یہاں کی آبادی ۱۸ سو کے قریب تھی۔ مگر اب ۱۸ ہزار ہے۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ قادیان کی ترقی احمدیت کی وجہ سے ہوئی ہے۔ پہلی آبادی جو غیر احمدیوں۔ سکھوں اور ہندوؤں پر مشتمل تھی۔ وہ بڑھ نہیں رہی۔ بلکہ کم ہو رہی ہے۔ اب ان کی آبادی ہزار بارہ سو کے قریب ہے۔ گویا وہ پہلے کی نسبت کم ہو گئے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اکیلے تھے۔ آپ کی جسمانی اور روحانی ذریت ایک سے ۱۸ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ یہ بہت بڑا نشان ہے۔

امریکہ میں حبشی اقوام کی معاشی حالت

بنی نوع انسان میں اسلام ہی حقیقی مساوات قائم کرسکتا ہے

(الفضل کے خاص نامہ نگار مکرم خلیل احمد صاحب ناصر مقیم شکاگو کے قلم سے)

(۱)

امریکہ ایک وسیع ملک ہے۔ یہاں کی آبادی کا بیشتر حصہ ان مختلف اقوام پر مشتمل ہے جو سترھویں صدی میں یورپ کے مختلف ممالک سے آکر بس گئی تھیں۔ مگر چونکہ شروع میں آنے والوں کو زرعی زمین کے وسیع قطعے مل گئے تھے۔ اس لئے یہاں کے لوگوں نے مغربی افریقہ سے بہت سے نیگرو غلام حاصل کئے۔ اگرچہ اب یہ قومیں غلام نہیں ہیں۔ مگر تہذیب حاضرہ کے اس دور میں اور پھر اس متمدن ملک میں ان کی حالت قابل غور اور قابل مطالعہ ہے۔ اور اس سے یہ سبق ملتا ہے۔ کہ حقیقی مساوات اور سچی اخوت محض مذہب کے ذریعہ قائم ہو سکتی ہے۔ ایسے مذہب کے ذریعہ جو اس خدا کی طرف بلاتا ہو۔ جس نے تمام انسانوں کو بھائی بھائی پیدا کیا۔ اور سب کے لئے بڑھنے اور ترقی کرنے کے سامان مہیا کئے۔ دنیوی تہذیب خواہ کتنی بھی ترقی کیوں نہ کر جائے۔ اس میں خود غرضی اور جلب منفعت اور دولت کی حرص و آز کی ملونی کبھی بھی کمزور اقوام کو وسعت قلبی اور فراخ حوصلگی سے آگے نہیں بڑھنے دیتی۔

(۲)

امریکن نیگرو قریباً ایک کروڑ بیس لاکھ کی تعداد میں یعنی کل آبادی کا دسواں حصہ ہیں۔ گذشتہ تین صدیوں میں یہ لوگ کھیتوں پر مزدور کا کام کرتے رہے ہیں۔ اس وقت بھی اس آبادی کا نصف سے زیادہ حصہ دیہاتی علاقوں میں ہی بستا ہے۔ جہاں وہ بالعموم ٹھیکہ پر زمین حاصل کرکے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ مگر دیہات میں بسنے والوں کی اقتصادی حالت یہ ہے۔ کہ چونکہ ان علاقوں میں روزمرہ کی ضروریات زندگی کی دوکانیں گوروں کے ہاتھ میں ہیں۔ اس لئے یہ لوگ نہ ختم ہونے والے قرض کے دام میں پھنس جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ زمین کے مالک تو پہلے ہی گورے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ایک تو ان کو ٹھیکہ دیتے ہیں۔ پھر وہی مالکانِ اراضی چونکہ دکانیں بھی رکھتے ہیں۔ اس لئے سودا سلف بھی ان سے ہی خریدتے ہیں۔ اور چونکہ ادھار دینے کے لئے ان کا ہاتھ بہت فراخ ہوتا ہے۔ اس لئے سودی قرض میں پھنس کر ایک مستقل مصیبت مول لے لیتے ہیں۔ جس کی مثال بالکل پنجاب کے ساہوکار اور کسان کی حالت سے ملتی جلتی ہے۔

(۳)

پہلی جنگ عظیم کے بعد سے نیگرو اپنی دیہاتی زندگی سے تنگ آکر آہستہ آہستہ شہروں میں منتقل ہونا شروع ہوئے ہیں۔ اور اب امریکہ کے صنعتی شہروں میں ان کی آبادی پہلے سے کافی بڑھ گئی ہے۔ مگر شہری زندگی میں ان کے کام کیا ہیں؟ گاڑیوں میں قلی کا اور ڈائننگ کا۔ اور فرسٹ کلاس کے ڈبوں میں خدمت کا کام مخصوص طور پر ایک نیگرو کا کام سمجھا جاتا ہے۔ امریکہ کی جنوبی ریاستوں میں جہاں پر کالے گورے کا سوال بہت زیادہ نمایاں ہے۔ حجامت بنانے کا کام بھی کالے ہی کرتے ہیں۔ ریورنڈ فرانسس۔ جے۔ گلی گن لکھتا ہے:۔

”آپ کو کوئی نیگرو شخص معمار یا بڑھئی کا کام کرتے کم ہی دکھائی دیگا۔ اور مطبع میں کمپوزر کا کام یا ٹائپ سیٹ کرنے کا کام کرنے والا تو بالکل ہی شاذ ہے۔ تارگھر میں یا ٹیلیفون کے دفتروں میں اوپریٹر یا لائن مین کا کام کرنے والے نیگرو کی مثال نہایت کمیاب ہے۔ اسی طرح جنرل مرچنٹس کی دوکانوں میں نیگرو کلرک بھی بہت کم ہیں۔“

سوشل ایکشن سیریز ۱۹۴۷ء

امریکہ میں جہاں پر سفید عورتوں کے لئے ہر دفتر میں ٹائپ یا سٹینوگرافر کا کام موجود ہے۔ نیگرو عورتوں کی مشکلات اس حصہ میں نیگرو مردوں سے بھی زیادہ ہیں۔ بالخصوص انشورنس کی کمپنیوں اور بنکوں میں تو نیگرو عورتوں کا ملنا کالمعدوم ہے۔

(۴)

اس سلسلے میں یہ امر مزید قابل غور ہے۔ کہ ایک ہی کام کے لئے جو تنخواہ ایک سفید نسل کے امریکن کو ملے گی۔ اسی کام کے لئے نیگرو کو وہ تنخواہ نہ مل سکے گی۔ ۱۹۴۳ء میں یہاں کی National Urban League نے ایک میمورنڈم پریذیڈنٹ کو پیش کیا۔ جس میں انہوں نے یہ اعداد و شمار دیئے۔ کہ جہاں ریاست یونیورسٹی میں چودہ فی صدی گورے دو ہزار ڈالر سالانہ سے زیادہ کماتے ہیں۔ وہاں اسی آمد کے لئے نیگرو کی نسبت صرف دو فی صدی ہے۔ مگر اس کے مقابلے میں ساڑھے پانچ سو ڈالر کم کی آمد رکھنے والے ۵۴ فی صدی نیگرو ہیں۔ تو صرف ۲۶ فی صدی گورے ریاست الباما کے ایک شہر میں یہ تفاوت اور بھی نمایاں ہے۔ وہاں پر ساڑھے پانچ سو ڈالر سے کم کی آمد رکھنے والے اسی فیصدی نیگرو ہیں۔ اور اس کے بالمقابل صرف ۴۲ فی صدی سفید۔ یہ اعداد و شمار بعض صورتوں میں تو حیرتناک ہیں۔ مثلاً نیویارک کی انشورنس کمپنی میں بیس ہزار ملازم ہیں۔ مگر ان میں سے ایک بھی نیگرو نہیں ہے اور بعض یونینز نے تو اپنے قواعد میں یہ قاعدہ بھی رکھا ہے۔ کہ کسی نیگرو کو ملازم نہ رکھا جائے۔

Negro workers in free America

(۵)

عیسائیت نے اپنی اصولی تعلیم کے لحاظ سے دنیا کو کبھی برادرانہ اخوت اور مساوات کا سبق نہیں دیا۔ بلکہ شروع سے عیسائیت کی بنیاد اسرائیلی اور اسماعیلی کی تمیز پر ہے۔ عیسائی حکومتوں اور عیسائی چرچوں نے بھی ہمیشہ ان غلط امتیازات کو عملاً برقرار رکھا ہے۔ لیکن عیسائی مشنری جو موقع کے مطابق عیسائیت کی تعلیم کو ڈھال لیتے ہیں۔ اس صورت حالات سے پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایسے پمفلٹ عیسائی تبلیغی انجمنوں کی طرف سے اکثر نکلتے رہتے ہیں۔ جن میں نیگرو مفاد کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرکے ان کے جذبات و خیالات کو اپنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جو سچی اور دلکش اور دلنشین تعلیم اسلام انسانی مساوات کے متعلق پیش کرتا ہے۔ وہ بے نظیر اور عدیم المثال ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے۔ کہ ہم اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں۔ اور اس کی اہمیت سے پوری طرح واقف کرائیں۔ پھر انشاء اللہ سعید طبائع خود بخود اسلام کی طرف کھنچی چلی آئیں گی۔ خدا تعالیٰ ہمیں اپنے فرائض کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ

کی خدمت میں

ایک سوال اور اس کا حضور کی طرف سے جواب

سوال

سیدنا و امامنا حضرت اقدس امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدکم اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

حضور۔ بعض بد باطن اور خبیث فطرت غیر احمدی مناظر مناظرہ میں یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ تمہارے خلیفہ صاحب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کو ساتھ لے کر پیرس میں ننگی میموں کا ناچ دیکھنے کے لئے گئے۔ مندرجہ ذیل حوالہ وہ تائید میں پیش کرتے ہیں۔

"جب میں ولائت گیا تو مجھے خصوصیت سے خیال تھا۔ کہ یورپین سوسائٹی کا عیب والا حصہ بھی دیکھوں۔ مگر قیام انگلستان کے دوران میں مجھے اس کا موقعہ نہ ملا۔ واپسی پر جب ہم فرانس آئے۔ تو میں نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے جو میرے ساتھ تھے کہا کہ مجھے کوئی ایسی جگہ دکھائیں جہاں یورپین سوسائٹی عریانی سے نظر آسکے۔ وہ بھی فرانس سے واقف تو نہ تھے۔ مگر مجھے ایک اوپیرا میں لے گئے جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ اوپیرا سنیما کو کہتے ہیں۔ چوہدری صاحب نے بتایا۔ کہ یہ اعلےٰ سوسائٹی کی جگہ ہے۔ جسے دیکھ کر آپ اندازہ کر سکتے ہیں۔ میری نظر چونکہ کمزور ہے۔ اس لئے دور کی چیز اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے جو دیکھا۔ تو ایسا معلوم ہوا۔ کہ سینکڑوں عورتیں بیٹھی ہیں۔ میں نے چوہدری صاحب سے کہا۔ کیا یہ ننگی ہیں؟ انہوں نے بتایا یہ ننگی نہیں ہیں۔ بلکہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ مگر باوجود اسکے وہ ننگی معلوم ہوتی تھیں"۔ (الفضل ۲۸ جنوری ۳۴ء)

حضور۔ ہم مخالفین کو بتاتے ہیں۔ کہ اس حوالہ میں یورپین سوسائٹی کی عریانی کا ذکر ہے۔ ننگی میموں کے ناچ کا ذکر نہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ نہ تھا۔ جو تم اپنی اندرونی تصویر کے مطابق پیش کرتے ہو۔ حضور کو جب یہ محسوس ہوا۔ کہ وہ اس قدر باریک لباس پہنے ہوئے ہیں۔ کہ گویا ننگی معلوم ہوتی ہیں۔ تو حضور اسے ناپسند کر کے اٹھ کر چلے آئے۔ مگر وہ اسے تسلیم نہیں کرتے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تمہارا اپنا خیال ہے۔ وہ سنیما کا پورا شو دیکھ کر اٹھے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اگر ازراہ نوازش اس واقعہ پر کسی وقت مجلس علم و عرفان میں روشنی ڈال دیں تو مخالفین کو اس اعتراض کا جواب دینے میں انشاء اللہ تعالیٰ مدد ملے گی۔

خاکسار:۔ عبد القادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۱۱

یہ سوال جب خاکسار نے حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ تو حضور نے اسی وقت اپنے قلم سے مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا:۔

جواب

"یہ درست نہیں کہ میں اٹھ کر آگیا میں تو اسی بات کو دیکھنے کے لئے گیا تھا باقی وہ عورتیں ننگی نہ تھیں۔ بلکہ ان کے چست لباس سے بوجہ نظر کی کمزوری کے میں نے خیال کیا کہ وہ ننگی ہیں۔ یہ تو تماشائی عورتوں کا ذکر ہے جو ایک طرف گیلری میں تھیں۔ ممکن ہے میری ان پر نظر ہی نہ پڑتی۔ اس قسم کے لباس کی عورتیں صبح و شام مال پر دوڑی پھرتی ہیں۔ اس پر اعتراض اور تعجب کی کونسی بات ہے۔ لباس کا نیا فیشن جنگ کے بعد ہی تھا۔ بوجہ اس سے ناواقف ہونے کے میں نے دھوکا کھایا۔ بعد میں یہ فیشن بہت جگہ پھیل گیا۔ اور اب ہندوستان میں بھی یہی ہے۔ میں نے تو یہ نہیں لکھا کہ گانے والے لوگ ننگے تھے۔ وہ سنیما نہ تھا بلکہ ورائٹی شو تھا۔ جس میں بعض خاص ماہر گاتے ہیں۔ یا بعض ہتھکنڈے دکھاتے ہیں۔ وہ سب لوگ لباسوں میں تھے۔ صرف سوسائٹی کی عورتیں اپنے تنگ اور چست لباسوں میں تھیں۔ جیسا کہ اب ہر شہر اور ہر ملک میں ہیں۔ میں نے اس وقت ناواقفی اور عینک نہ ہونے کی وجہ سے انہیں ننگا سمجھا۔ پہلے معترض مال روڈ وغیرہ پر چلنا ترک کر دے۔ تو بعد میں اعتراض کرے۔"

حضور کی اس تحریر سے مندرجہ ذیل باتوں پر روشنی پڑتی ہے۔

اول:۔ یہ کہ جس اوپیرا ہاؤس میں حضور تشریف لے گئے۔ اس میں سنیما کی تصاویر نہیں دکھائی گئی تھیں۔ بلکہ ورائٹی شو تھا۔ جس میں بعض خاص ماہر گاتے ہیں۔ یا بعض ہتھکنڈے دکھاتے ہیں

دوم۔ یہ کہ بعض بے حیا اور خبیث فطرت لوگ جو یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ تمہارے خلیفہ صاحب نے ننگی میموں کا ناچ دیکھا۔ اس میں وہ اپنی گندی فطرت کا اظہار کرتے ہیں۔ حضور نے جن عورتوں کا ذکر کیا ہے وہ تماشائی عورتیں تھیں۔ اور عام یورپین مروجہ لباس میں تھیں۔ جو ایک طرف گیلری میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ گانے والے لوگ ننگے نہ تھے۔

سوم یہ کہ ننگی سے مراد یہ نہیں کہ ان کے جسم پر کوئی لباس تھا ہی نہیں بلکہ ان کے لباس کے اس فیشن کیطرف اشارہ ہے۔ جو گزشتہ جنگ کے بعد یورپین عورتوں نے اختیار کیا ہے۔ کہ جس میں جسم کا کافی حصہ ننگا نظر آتا ہے۔ اور کہ جو فیشن اب اس قدر عام ہو چکا ہے۔ اور ہر شہر اور ہر ملک کی مغرب زدہ عورتیں اسے فخر سے اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور پھر یہ کہ ان کو بوجہ نظر کی کمزوری کے ننگا سمجھا تھا۔ نہ یہ کہ وہ ننگی تھیں

خاکسار:۔ عبد القادر مبلغ سلسلہ عالیہ

زندہ اشیاء کے خواص اور زندگی کی ماہیت

۱۷ جون بعد نماز مغرب مسجد اقصےٰ میں مجلس مذہب و سائنس کا جو اجلاس منعقد ہوا اور جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بھی رونق افروز تھے۔ اس میں ڈاکٹر چوہدری عبد الاحد صاحب نے فرمایا اصل مضمون جو میں نے شروع کیا تھا۔ وہ "نظام کائنات اور سائنس کی حدود" ہے جسکی دو قسطیں میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ اور تیسری آج بیان کرونگا۔ اختصار کے ساتھ بیان شدہ مضمون کو دہراتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ زندگی کی حقیقت کے متعلق پہلے نظریے یہ تھے۔ کہ زندہ اشیاء بھی مشین کیطرح کام کرتی ہیں۔ لیکن جب سائنسدانوں نے زیادہ گہرا مطالعہ کیا۔ تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ زندہ اشیاء طبیعات اور کیمیا کے قوانین کی صحیح معنوں میں پابند نہیں۔ چنانچہ انکو اپنا نقطہ نظر ایک لمبی تحقیق کے بعد بدلنا پڑا جدید نظریہ یہ ہے کہ زندگی کی صفت ایک نئی چیز ہے جو کہ تمام جسم کے اندر سے خاص حالات میں پیدا ہوتی ہے۔ آپ نے بیان کیا کہ زندہ اشیاء چھوٹے چھوٹے cells کی بنی ہوئی ہیں۔ جنکو ایک لحاظ سے زندگی کا unit تصور کیا جاتا ہے۔ اسکے بعد آپ نے cell کی اندرونی ماہیت پر روشنی ڈالی۔ اور رلتین سلائڈ کی امداد سے اسکی وضاحت کی۔ آپ نے بنیادی مادہ حیات protoplasm اور مرکزہ nucleus کی صفات اور مرکزہ کے اندرونی نظام کی تفاصیل علم کیمیا۔ طبیعات اور طب کی رو سے بیان کرتے ہوئے بعض اسلامی اصولوں کی برتری کو ثابت کیا۔ آپ نے اس مسئلہ کو بھی بیان کیا۔ کہ بچپن سے لے کر بڑھاپے تک جسم کی cells میں کیا کیا تغیرات آتے ہیں۔ اور کسطرح cells کی طاقت کم ہوتی جاتی ہے۔ موجودہ زمانہ کی جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ہر زندہ شے کی cells میں سے بعض خاص قسم کی لہریں ہر وقت نکلتی رہتی ہیں۔ روس میں ان لہروں کی ماہیت پر بہت سا کام ہوا ہے۔ یہ لہریں بالائے بنفشی شعاعوں (ultra violet) میں شمار ہوتی ہیں۔ ان لہروں کے عجیب خواص معلوم ہوئے ہیں۔ روس کے سائنسدان اس مسئلہ پر تحقیق میں دوسروں سے پیش پیش ہیں۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف نے زندہ اشیاء مثلاً پودوں جراثیم جانوروں اور انسانوں کے سسٹم میں مشترک اور مابہ الامتیاز صفات کو تفصیلی طور پر بیان کیا۔ آپ نے اس نظریہ کا بھی ذکر کیا۔ کہ مادہ لحمیہ کا زندگی کی صفات کے اظہار میں دخل ہے۔ انسانی زندگی کی خاص صفات کو بیان کرنے کے بعد آپ نے بتایا کہ موجودہ تحقیق نے یہ ثابت کیا ہے کہ انسان تمام کائنات کا خلاصہ ہے۔ اور عالم صغیر ہے۔ جو کہ قرآن کریم کی آیت لقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین کے عین مطابق ہے۔ آپ نے انسانی نفس اور روح کی مختلف طاقتوں پر بھی اختصار کے ساتھ

حصولِ انعامِ الٰہی کا ذریعہ انبیاءؑ ہیں نہ کہ ماحول کے اثرات

ختم نبوت کا عقیدہ اور مسلمان

نبوت باتباع نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اجراء کے انکار سے نہ معلوم کہاں کہاں مسلمانوں کو عقل سے ہاتھ دھونا پڑا ہے۔ شخصی زندگی کے مختلف افعال میں اور خصوصًا قومی زندگی کے مختلف مرحلوں میں محض اس عقیدے کی بناء پر ہی اس قدر دشواریاں پیش آتی ہیں کہ شمار نہیں۔ مسلمان بھائیوں کو اس کا احساس نہیں وہ تو لکیر کے فقیر کی طرح بے سوچے سمجھے اپنی ہی الاپے جاتے ہیں۔ اور جو مشکل پیش آتی ہے۔ اسے عقل و خرد کو سلام کہہ کر محض عقیدے کی بناء پر حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بھلا اس طرح کوئی غلط بات صحیح ثابت ہوا کرتی ہے۔ ہاں ایسی ناکام کوشش کے نتیجے میں بات اور بگڑ کر عقائد کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کا موجب بن جاتی ہے۔ کیونکہ ایسے عقائد کے پیچھے بعض ایسی صاف اور صریح باتوں سے بھی انکار کرنا پڑتا ہے۔ کہ جو روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہیں۔ اور اپنے اثبات میں عقل عمومی سے بڑھ کر تفکر و تدبر کی محتاج نہیں ہوتیں۔ لبا اوقات عجیب عجیب استدلال نکالے جاتے ہیں۔ توسنِ طبع کی جولانیاں نئے سے نئے منطق ایجاد کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ نیت یہ ہوتی ہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ قائم رہے۔ بلا سے خدا کی خدائیت میں فرق آجائے یا انسان کی پیدائش کی غرض اور کائنات کی تکوین عبث ٹھیرے۔

ایک مولوی صاحب کی تقریر

ماشاء اللہ اس فراست کی ایک نہیں متعدد مثالیں ملتی ہیں۔ جلسوں میں مولوی صاحبان کے وعظ کی مجلسوں میں روزمرہ کے اخباروں میں غیر احمدی مولوی صاحبان اس قسم کی جدت کا اظہار فرماتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں روزنامہ شہباز لاہور کے ۳۰ رجون ۱۹۴۶ء کے پرچے میں مسلمانانِ لاہور کے ایک پبلک جلسہ کی روئیداد شائع ہوئی ہے۔ اس میں مولانا بشیر احمد صاحب اخگر کی تقریر بعنوان "انسان اور مسلمان" پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ کیونکہ وہ اس نئے طرزِ استدلال کی آئینہ دار ہے۔ پہلے تو آپ فرماتے ہیں۔ "اگر ہم صحیح معنوں میں مسلمان بن جائیں۔ (تو) آج جس چیز کے حصول کے لئے ہمیں پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ وہ پل بھر میں دور ہو جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اپنی اسلامی خصوصیات کو نظر انداز کر دیا ہے۔"

صحیح معنوں میں مسلمان بننے کا طریق

اب سوال یہ ہے کہ صحیح معنوں میں مسلمان بننے کا طریق کیا ہے؟ کیا اسلام کو بکلی ترک کرنے کے بعد بھی ہم اپنی من مانی تدابیر سے اس مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں؟ اس کا جواب مولانا آگے چل کر ان الفاظ میں دیتے ہیں۔

"ماحول ہر چیز کو پیدا کرتا ہے۔ آج بھی صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ پیدا ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کے ماننے والے عمر فاروق رضؓ جیسے ہوں۔"

دینی اور دنیوی لیڈر میں فرق

مطلب یہ کہ صدیق اکبر رضؓ جیسی شخصیت پیدا ہو سکتی ہے۔ اگر تمام مسلمان حضرت عمر فاروق رضؓ جیسے بن جائیں۔ اب سوال باقی یہ رہا کہ حضرت عمر فاروق جیسے بنیں تو کیونکر بنیں۔ کیا ہادی کو اس کا ماحول پیدا کر دیتا ہے۔ ماحول سے مراد اگر یہ ہے۔ کہ ہادی کے اردگرد لوگ ایسے اعلیٰ اخلاق کے حامل ہوتے ہیں کہ ان کے مطابق ہی ایک شخص کھڑا ہو کر ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے ان کو راہِ ترقی پر گامزن کر دیتا ہے؟ تو یہ درست نہیں ہے۔ کیا حضرت ابوبکر رضؓ اپنے ساتھیوں کی وجہ سے امت محمدیہ میں ایک عظیم الشان شخصیت کے مالک بنے تھے؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بھی اس قسم کے ماحول نے خاتم النبیین بنایا؟ اگر مولانا کو صحیح تسلیم کیا جائے، تو یہ تو بالکل الٹی بات بن جاتی ہے۔ یہ تو دنیوی لیڈروں اور شہرت پسند سیاسی قائدین کی روش ہوتی ہے۔ کہ وہ قوم کے رجحانات کو دیکھ کر۔ ان کی خواہشات کا اندازہ لگا کر ان کی رہنمائی کا بیڑہ اٹھاتے ہیں۔ ان کو امیدیں دلاتے ہیں کہ جو تمہارے دل میں ہے۔ تم کو دلوا کر رہیں گے۔ وہ وہی کہتے ہیں جو قوم کہہ رہی ہوتی ہے۔ نہ قوم کی مرضی کے خلاف منہ کھولنے سے احتراز کرتے ہیں۔ تا ان کی ہردلعزیزی میں فرق نہ آئے۔ اور بنی بنائی عزت خاک میں نہ ملنے پائے۔ خدا تعالےٰ کے قائم کردہ خلیفوں اور نبیوں کا طریق بالکل اس کے برعکس ہوتا ہے۔ وہ ماحول کی پیداوار نہیں ہوتے۔ وہ تو ماحول کے خلاف ایک نئی آواز لیکر اٹھتے ہیں۔ وہ آتے ہی اس وقت ہیں کہ جب ماحول بگڑ جاتا ہے۔ اور دنیا میں فساد برپا ہو جاتا ہے۔ ان کے ماحول کی مردہ حالت متقاضی ہوتی ہے ایک مخالف قوت کی ایک ایسی قوت کی جو ماحول کی پیدا کردہ فاسد طاقت سے ٹکرا کر اس کو پاش پاش کر دے۔ اگر حضرت عمر فاروق رضؓ نہ بھی ہوتے۔ تو بھی حضرت ابوبکر رضؓ کی شخصیت اور رتبے میں ذرہ برابر فرق نہ آتا۔ اس لئے کہ وہ عمر فاروق رضؓ کے بنائے ہوئے نہیں بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تیار کردہ تھے۔ آپؐ کی قوت قدسیہ سے فیضیاب ہو کر اس مرتبۂ عالیہ پر پہنچے تھے۔

ضرورت کیا ہے

پس ضرورت ہے ایک ایسے معلم کی یا ایک ایسے رہنما کی جو محمد صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرکے خدا تعالےٰ سے ہمکلامی کا شرف رکھتا ہو۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فیض کی برکت سے مقام نبوت پر فائض ہو۔ اور پھر اپنی قوتِ قدسیہ سے لوگوں میں دوبارہ صحابہ رضؓ کا رنگ پیدا کر دے۔ پھر حضرت ابوبکر رضؓ جیسے عظیم المرتبت شخص بھی پیدا ہوں۔ اور حضرت عمر رضؓ جیسے فرمانبردار بھی۔ مولوی صاحب تو ختم نبوت کا عقیدہ دماغ میں جمائے بیٹھے ہیں۔ دل میں تو جانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات والاصفات یا حضرت ابوبکر رضؓ کی عظیم الشان شخصیت ماحول کا قدرتی نتیجہ نہ تھی۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے فضل اور آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی فیض رسانی کا نتیجہ تھی۔ لیکن اس صاف اور سیدھی بات کا اقرار منہ سے کریں۔ تو کیونکر کریں۔ اس طرح سے تو نبوت کا اجراء ماننا لازم آئے گا۔ اس لئے یہی کہنے پر مجبور ہیں۔ کہ ہم خود حضرت عمر فاروق رضؓ بنیں۔ اور ماحول کو اتنا بلند کریں۔ کہ ہم میں سے ہی حضرت ابوبکر صدیق پیدا ہو جائیں۔ اپنے اعمال کی برکت سے تو یہ نوبت آچکی ہے۔ کہ دین کو ترک کر بیٹھے ہیں۔ جیسا کہ مولانا کے الفاظ سے ظاہر بھی ہے۔ کہ "حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم نے اپنی اسلامی خصوصیات کو نظر انداز کر دیا ہے۔"

اس پر حکم یہ ہے کہ ہم خود ہی عمر فاروق رضؓ بھی بن جائیں۔ بن تو اسی طرح سکتے ہیں۔ کہ ہم میں پھر ایک خدا کا فرستادہ پیدا ہو۔ اور ہم کو وہ پھر اس راستے پر چلائے۔ جس پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے عرب کے صحرا نشینوں کو چلایا تھا۔ کیونکہ عرب کے مشرک موحد اسی طرح بنے تھے۔ کہ ان میں خدا تعالےٰ نے ایک ایسا معلم پیدا کیا۔ جو ان کو یتلوا علیھم اٰیاتہٖ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ کے ماتحت اعمال کے اعتبار سے بے نظیر مخلوق بنا رہا تھا۔ اب جبکہ یہ تسلیم کر لیا گیا ہے اور ظاہر بھی ہے۔ کہ اس وقت مسلمانوں کی حالت بہت ابتر ہے۔ اور وہ ایک کامل شریعت کے ہوتے ہوئے بھی دن بدن ذلیل ہوتے جا رہے ہیں۔ تو ضرورت ہے کہ ہم میں خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک ایسا معلم کھڑا کیا جائے جو نائب رسول ہوتے ہوئے آیت کریمہ یتلوا علیھم اٰیاتہٖ ویزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمۃ کا مصداق ہو۔ اور اپنے آقا و مطاع کے نقش قدم پر چل کر ہم میں وہ روح پھونک دے۔ جو صحابہ رضؓ میں پھونکی گئی تھی۔ جب تک مسلمان خدا تعالےٰ سے بے نیازی اختیار کئے رہیں گے۔ اس کو اپنی برائی اور بھلائی میں بے دخل سمجھیں گے۔ اور اپنی مجرد عقل اور عمل پر بھروسہ کرکے ترقی کے خواہاں ہوں گے۔ انتشار۔ بدنظمی اور تفرقہ بڑھتا ہی جائے گا۔ ہر شخص اپنی الاپے گا۔ اور کوئی کسی کی برتری و فوقیت تسلیم نہ کرے گا۔ تاوقتیکہ ایک ایسا شخص کہ جس کا خدا تعالےٰ سے تعلق ہو پیدا ہو۔ اور جو ہر مخالف کے زعم اور خودی کو ہیچ کر دکھائے۔ اور خدا تعالےٰ کی نصرت اس کو ہر دم ترقی دے کر مخالفین کو خائب و خاسر بنائے۔

مسلمانوں کی موجودہ حالت

مسلمانوں کی حالت تو یہ ہے۔ کہ بعض تو بے سوچے سمجھے عقائد پر جمے ہوئے ہیں۔ اور دین کو معاش کا ذریعہ بنائے بیٹھے ہیں۔ ادھر نئی روشنی کے دلدادہ تعلیم یافتہ نوجوان اگرچہ دین کے نام سے بیزار ہیں۔ اور مسلمان

کہلانا ان کے لئے باعث عار ہے۔ لیکن ایسے عقائد کے کہ جن کی آڑ میں وہ اپنی من مانی مرادیں پوری کر سکتے ہیں۔ اور آزادانہ خلاف شریعت مشاغل میں حصہ لے کر مغربیت کو معہ اس کی تمام برائیوں کے اپنا سکتے ہیں۔ وہ ضرور قائل ہیں۔ خدا کے وجود کے منکر۔ مذہب سے متنفر۔ احکام شریعت کی بے حرمتی پر مصر لیکن عقیدہ ختم نبوت کے سب سے بڑے علمبردار ہیں۔ اس لئے کہ اس عقیدے سے آئندہ کیلئے کسی ایسے ہادی کے آنے سے بے فکری نصیب ہوتی ہے کہ جو پھر ان کو شریعت کی پابندیوں میں جکڑ دے۔ وہ سوچتے ہیں کہ خواہ آگے چل کر کوئی ایسا مامور مبعوث ہو ہی جائے۔ لیکن اس وقت تو یہ خیال کہ خدا ہمارے معاملات میں کوئی دخل نہیں رکھتا۔ اور ہماری برائی اور بھلائی سے بے تعلق ہو چکا ہے۔ اب چاہے کچھ ہوتا پھرے اس نے کسی کو نہیں بھیجنا۔ ان کے لئے تسکین کا باعث ہے اور وہ بے خوف و خطر کمال دلیری سے مغربیت کی دلفریبی کا شکار ہوتے چلے جاتے ہیں۔ دیکھ رہے ہیں کہ علماء عقل سے بالکل کورے ہیں۔ ان کو باتوں باتوں میں اڑایا جا سکتا ہے۔ پیسہ دے کر خریدا جا سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عملاً بیزار ہونے کے وہ ختم نبوت کے قائل ہیں۔ اور یہی ختم نبوت کا عقیدہ ہے جس نے مسلمان نوجوانوں میں خلاف اسلام افعال کے ارتکاب پر دلیری پیدا کر دی ہے۔

ایک نئے دور کی بنیاد

لیکن اب دنیا میں ایک انقلاب آچکا ہے۔ ایک نئے دور کی بنیاد پڑ چکی ہے۔ اس دور کی جو اسلام کی شوکت و عظمت کا دور ہے یہ بنیاد ان غلط عقائد پر نہیں پڑ سکتی تھی۔ جن کی بناء پر مسلمان ضلالت کے گڑھے میں گرے اور ایسے گرے کہ پھر نہ ابھر سکے بلکہ یہ بنیاد خدا تعالے کی طرف سے انہی عقائد صحیحہ پر ڈالی گئی ہے۔ جن عقائد کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لے کر دنیا میں تشریف لائے تھے۔ وہ مرد خدا کہ جس کے سپرد اس آخری زمانہ میں اسلام کی تجدید و احیاء کا کام کیا گیا۔ اپنے وقت پر دنیا میں ظاہر ہوا۔ اور اس نے اپنے کام کو اس خوبی سے انجام دیا کہ دنیا کے اہل مذاہب مبہوت ہو کر رہ گئے۔ اور قرآن مجید کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کا غلبہ دیگر ادیانِ باطلہ پر ثابت ہو گیا۔ اور پھر اس کی توجہ روحانی سے وہ لوگ پیدا ہوئے کہ جو خدا کے فضل سے صحابہ کا نمونہ ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں۔ اپنی جان مال اور عزت وہ اپنے پیارے امام اور خلیفہ کے قدموں میں پیش کر چکے ہیں۔ اور دیوانوں کی طرح یہ تہیہ کر چکے ہیں کہ اپنے خون سے اسلام کے گلشن کی آبیاری کریں گے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین۔ دنیا کے کونے کونے میں پھیلائیں گے۔

صداقت مسیح موعودؑ کی ایک زبردست دلیل

درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ان کی پیدا کردہ جماعت ہے۔ جو آجکل اپنے پیارے امام المصلح الموعود کے دورِ خلافت میں صحیح اسلامی تعلیم کا عملی منظر پیش کرتے ہوئے خدمات دین میں سرگرم ہے۔ اور دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکی ہے۔ ضروری ہے کہ مسلمان اپنے خود ساختہ عقائد کو چھوڑ کر اصل عقائد کی طرف رجوع کریں۔ اور وقت کے امام کو پہچان کر دین کو شوکت بخشنے کا موجب بنیں۔

مسعود احمد بی۔ اے واقف زندگی

جماعت احمدیہ ڈیری والہ کا جلسہ

۳۰ جون بروز اتوار موضع ڈیری والہ دار وعیال میں تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی عبدالغفور صاحب کے علاوہ مولوی عبدالمجید صاحب دیہاتی مبلغ علاقہ دھاریوال نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور مسئلہ نبوت پر تقاریر کیں۔ باوجود اس کے کہ زمیندار طبقہ بوجہ بارش بہت ہی مشغول تھے۔ پھر بھی جلسہ میں حاضری خاصی ہو گئی۔ احمد خان نسیم

نتیجہ تبلیغ ہدایت قسط اول

تبلیغ ہدایت قسط اول صہ ۱ تا ۱۲۵ کا امتحان شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام لیا گیا تھا جس میں ۱۲۰۷ اراکین شامل ہوئے تھے۔ جس میں قادیان کے ۱۲۹ امیدوار شامل ہوئے۔ ان میں سے ۱۱۹ امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ اور قادیان کے بیرون سے ۱۱۶۹ امیدوار شامل ہوئے تھے۔ ان میں سے ۱۱۶۸ امیدوار کامیاب ہوئے۔ نتیجہ بحیثیت مجموعی ۹۶ فیصدی رہا ہے۔ اور اس میں مکرم حوالدار کلرک محمد عثمان صاحب فیروزپور چھاؤنی ۴۹/۵۰ نمبر حاصل کر کے اول اور مکرمہ فاطمہ صاحبہ بنت سیٹھ خیرالدین صاحب لکھنؤ ۴۸/۵۰ نمبر حاصل کر کے دوئم اور مکرم محمد ادریس صاحب متعلم تعلیم الاسلام کالج ۴۷/۵۰ نمبر حاصل کر کے سوئم رہے ہیں۔

میں شعبہ ہذا کی طرف سے ان احباب کی خدمت میں خصوصاً اور دوسرے کامیاب ہونے والوں کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ بعض مجالس قادیان و بیرون اپنے امیدواروں کے نام سے دفتر کو مطلع کرتی ہیں۔ مگر بعد میں امتحان میں شامل نہیں ہوتیں۔ جس سے قومی نقصان ہوتا ہے۔ امید ہے کہ آئندہ کبھی ایسا نہیں ہوگا۔

نوٹ:۔ تبلیغ ہدایت قسط دوئم ۱۲۶ تا ۲۴۱ تک کا امتحان ۱۸ اگست ۱۹۴۶ء کو منعقد ہوگا۔ قائدین و زعماء حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں۔ اور شامل ہونے والے اراکین کے اسماء سے دفتر کو مطلع کریں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ام کلثوم بیگم صاحبہ پوہلہ مہاراں ۴۸/۵۰ محمد نصیب صاحب عارف جبلپور ۴۸ بابو محمد اسماعیل صاحب غضنفر جبلپور ۴۰ صوبیدار میجر ملک محمد عبدالرحمن صاحب ۳۰ جمعدار محمد اختر صاحب ۳۹ نصیب خان صاحب حوالدار ٹریننگ سنٹر ۲۷ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب لدھیانہ ۳۸ مسٹر افتخار احمد صاحب لدھیانہ ۳۳ مسٹر عبدالغفور صاحب لدھیانہ ۴۱ ملک عبدالرحیم صاحب قصور ۵ محمد اسلم صاحب قصور ۴۴ میاں خان محمد صاحب قصور ۴۵ عبدالمجید صاحب شملہ ۴۴ فیض عالم خان صاحب شملہ ۴۰ عبدالرشید صاحب قریشی شملہ ۴۰ لطف الرحمن صاحب شملہ ۴۰ منور احمد صاحب قیصرانی فضل عمر ہوسٹل ۴۵ فضل الٰہی صاحب قیصرانی فضل عمر ہوسٹل ۴۰ نذیر احمد صاحب ۴۳ محمد ادریس تحصیلی صاحب ۴۷ ظہیر الدین صاحب ۲۸ مسعود احمد صاحب گوجرانوالہ ۴۰ عبدالحفیظ صاحب گوجرانوالہ ۴۲ ابو علی محمد صاحب انبالہ شہر ۲۸ شیخ محمد علی صاحب شاہ انبالہ شہر ۴۰ چوہدری غلام نبی صاحب بھڑتانوالہ ۴۱ مولوی اللہ دتا صاحب بھڑتانوالہ ۴۷ محمد یعقوب صاحب بھڑتانوالہ ۴۵ محمد عبداللہ صاحب زیرہ ۴۵ بشیر احمد صاحب زیروی فیروزپور چھاؤنی ۴۴ محمد عثمان صاحب فیروزپور چھاؤنی ۴۹ اول محمد یوسف خان صاحب ۴۸ عبدالرحمن صاحب جمعدار عنایت اللہ صاحب ۴۱ ناصرہ بیگم صاحبہ کپورتھلہ ۴۴ آمنہ بیگم زوجہ مولوی محمد منور صاحب فیروزپور ۴۳ فتح محمد صاحب قریشی فیروزپور ۴۱ چوہدری لطف الرحمن صاحب ۴۲ سردار احمد صاحب انور ۴۷ مولوی عبدالمالک صاحب ۴۴ چوہدری بشیر احمد صاحب ۴۴ چوہدری لبشارت احمد صاحب بی اے ۴۷ محمد لطیف صاحب ناصر ۴۳ چوہدری عبدالحفیظ صاحب ۴۰ مبارک احمد صاحب ۴۴ میر محی الدین صاحب ۴۴ عبدالرحمن خان صاحب ۴۶ حاجی محمد فاضل صاحب ۴۳ سلمیٰ بیگم اہلیہ چوہدری شبیر احمد صاحب ۴۶ بشریٰ بیگم اہلیہ بشارت احمد صاحب ۴۳ ماسٹر محمد دین صاحب گوجرہ ۴۴ احسن صدیقی صاحب ۴۳ خولہ بن عبدالقادر صاحب بھاگلپور ۴۵ فیاض الدین خان صاحب بھاگلپور ۴۲ آفتاب احمد صاحب بسمل ۴۴ مولا بخش خان صاحب کازرگیڈیئر پشاور ۴۶ عبدالسلام خان صاحب پشاور ۳۸ شمیم احمد صاحب آرہ ۳۵ شہاب احمد صاحب آرہ ۳۹ فاطمہ خیرالدین صاحبہ لکھنؤ ۴۸ دوم عبدالسمیع صاحب شاہ ۴۴ رفیق احمد صاحب چک ۱۲ لائلپور ۴۳ مبارک صاحب منٹگمری ۴۵ ملک مختار احمد صاحب احمدیہ ہوسٹل لاہور۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ۴۴ چوہدری عنایت اللہ صاحب ۳۰ محمود احمد صاحب ۴۹ البشیر احمد صاحب بھٹی ۳۹ صاحبزادہ مرزا انعام احمد صاحب ۴۴

رانا حبیب الرحمٰن صاحب ۳۶ مرزا نثار احمد صاحب ۱۷ ملک صلاح الدین صاحب ۴۶ محمد اکبر خان صاحب اسلامیہ پارک ۳۰ چوہدری محمد افضل صاحب ۲۶ چوہدری عبدالسمیع صاحب خادم ۳۹ چوہدری محمد احمد صاحب ۴۱ مرزا محمود احمد صاحب محمد نگر ۲۶ صوفی خدا بخش صاحب زیروی ۴۰ خواجہ محمد اکرم صاحب ۲۶ ملک سعید احمد صاحب اختر ۳۰ میاں محمد صادق صاحب دہلی گیٹ ۳۵ میاں عبدالحمید صاحب ۳۰ میاں بشارت احمد صاحب ۳۳ عبدالرحمٰن صاحب راحت ۲۵ محمد شریف صاحب بھاٹی گیٹ ۳۰ محمد صادق صاحب بھاٹی گیٹ ۴۲ محمد احمد صاحب ۳۳ میر مشتاق احمد صاحب سول لائنز ۳۴ محمد یحیٰ صاحب نیلا گنبد ۳۴

محمد اکرام الحق صاحب کنجاہ کلاں ضلع جالندھر ۲۲ سردار محمد احمد صاحب کوٹ قیصرانی ۲۷ ہاجرہ بیگم صاحبہ سکندر آباد دکن ۴۴ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ۳۶ زینب حسن صاحبہ ۴۱ بشیر الدین الہ دین صاحب ۳۵ مسیح الدین الہ دین صاحب ۲۹ محمد یٰسین شریف صاحب ۲۳ صالح محمد صاحب ۳۱ یوسف احمد الہ دین صاحب ۲۲ عائشہ سلطانہ بیگم صاحبہ ۴۵ محمد صالح صاحب ۳۶ محمد حسین صاحب منٹگمری ۲۷ چوہدری احمد جان صاحب کراچی ۵۱ مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کراچی ۴۴ میر نور احمد صاحب ۴۵ سپیر ۴۰ محمد اختر صاحب ۴۴ سادنگ خان صاحب ۴۰ چوہدری عصمت اللہ صاحب ۳۲ (باقی آئندہ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۸ ؍ ۷ سے وہ مسافر جن کے پاس تین سو میل سے کم مسافت کے لئے تھرڈ کلاس ٹکٹ ہو مین لائن پر کراچی سٹی اور لاہور کے درمیان ۷ اپ اور ۸ ڈاؤن کراچی میل ٹرین میں سفر نہ کر سکیں گے۔

اس اعلان سے فاصلے کی موجودہ پابندی جو ۱۵۰ میل ہے منسوخ ہو جائے گی۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

عرق نور (رجسٹرڈ)

ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی دائمی قبض۔ درد کمر۔ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن یرقان۔ کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بے قاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک کو پیدا کرتا ہے اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے۔ عرق نور عورتوں کی خصلۃ ایام ماہواری کی بے قاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھ پن اور اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔ نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کیلئے مخصوص نہیں بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے

قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپیہ صرف علاوہ محصول ڈاک:۔

المشتہر:۔ ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ قادیان پنجاب

بے حد مفید۔ بے نظیر۔ مقبول خاص و عام

سرمہ جواہر و الا رجسٹرڈ ۔ ٹھنڈا سرمہ ۔ بلیغہ عجائب گھر قادیان

(پانچ روپے فی شیشی) (دو روپے فی شیشی)

جس طرح آنکھیں خدا تعالیٰ کی خاص نعمت ہیں۔ اسی طرح آپ کے یہ سرمے آنکھوں کے لئے خاص نعمت ہیں۔ چوہدری نصر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ ممبر لیجسلیٹو اسمبلی

سرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ گکروں نظر کی کمزوری جیب وغیرہ آنکھوں کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس میں نہیں ہے۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدہ کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے۔ اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کے صحت میں بھی اچھے سرمہ کا استعمال نہایت ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ ؍ چھ ماشہ ۶ ؍ تین ماشہ ۳ ؍ علاوہ محصول ڈاک:۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور

ایک عظیم الشان تبلیغی سکیم

بفضل خدا ہمارے تبلیغی مشن یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ وغیرہ ممالک میں قائم ہیں۔ ان کو انگریزی تبلیغی لٹریچر کی سخت ضرورت ہے۔ ان کے اس کام میں مدد کرنے کیلئے اگر ہمارے احباب ہم کو صرف تین روپیہ روانہ کریں گے۔ تو ہم دس تبلیغی کتابوں کا رعایتی قیمت کا سیٹ جس مشن کو وہ چاہیں بذریعہ رجسٹرڈ روانہ کریں گے۔ اس طرح ہمارے احباب کی طرف سے مشن کو تبلیغ کے کام میں سہولت ہوگی۔ اور ان کو تمام جہان میں تبلیغ کرنیکا ثواب حاصل ہوگا۔ اس کے علاوہ جو احباب اس تبلیغی سکیم میں حصہ لیں گے۔ انکے نام کی ایک فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں ہر ماہ برائے دعا ارسال کی جائے گی۔ انشاء اللہ

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ضروری اعلان

مساۃ راجو بیوہ نظام دین صاحب قوم آہنگر ساکن چک بڑ وعدہ ۱۱ ٹھوال ضلع گوجرانوالہ نے ۸ ؍ ۳ ؍ ۲۲ کو ایک وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تھی۔ مساۃ مذکورہ ۱۲ ؍ ۲ ؍ ۲۴ کو فوت ہو کر بہشتی مقبرہ میں دفن ہو چکی ہیں۔ اب یہ معلوم کرنا ضروری ہے۔ کہ مساۃ مذکورہ کا نزدیک کا یا دور کا کوئی وارث ہے یا نہیں سو اسی غرض اعلان عام کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی صاحب مساۃ مذکورہ کے وارث ہوں۔ تو اطلاع دیں۔

(محمد دین مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان)

جوہر زندگی

بے مثال تحفہ ہے۔ عجیب الاثر دوائی ہے۔ حد درجہ کی مقوی اعضائے رئیسہ مقوی دل و دماغ، جگر، معدہ سے خون بکثرت پیدا کرتی ہے۔ قیمت ایک درجن گولی تین روپے آٹھ آنے ہے

خاندانی حکیم حاذق سید مہر علیشاہ مالک دواخانہ فاروقی قادیان

224

وصیتیں

نمبر ۶۶ : منکہ سیدہ بنت میر مہدی حسین خادم المسیح مرحوم قوم سید جنید البلخی عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳۲ احسان حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت نہ کوئی جائیداد ہے نہ کوئی اور آمد۔ البتہ مجھے میرے بھائی کی طرف سے ۱۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر کوئی اور جائیداد اس کے بعد کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ۔ سیدہ موصیہ۔ گواہ شد سید عبد الباسط برادر موصیہ۔ گواہ شد بشیر علی عفی عنہ بی۔اے از قادیان

نمبر ۹۴۶۰ : منکہ سید شریف احمد واقف زندگی ولد سید باغ علی شاہ صاحب قوم سید عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن معین الدین پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ہجرت حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت ماہوار آمد ۳۵/ روپے اور ایک من غلہ گندم اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اور میری کوئی جائیداد میرے مرنے پر ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد سید شریف احمد واقف تحریک جدید۔ گواہ شد حفیظ الرحمن دفتر تحریک جدید گواہ شد مرزا محمد یعقوب صدر حلقہ مسجد مبارک۔

نمبر ۹۴۵۸ : منکہ سلیمہ خاتون زوجہ چوہدری رکن دین صاحب قوم چوہان راجپوت عمر ۲۱ سال بیعت ۱۹۴۴ء ساکن آسودہ ضلع رہتک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیورات نقرئی و طلائی قیمتی ۲۱۳/ روپے۔ نقد ۲۰۲/۔ دیگر مہر وغیرہ بذمہ خاوند ۸۵/۔ کل ۶۰۰ روپے ہیں۔ مندرجہ بالا جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ سلیمہ اختر۔ گواہ شد رکن دین خاوند موصیہ گواہ شد عبد السلام نائب امیر جماعت احمدیہ دہلی

نمبر ۹۴۵۶ : منکہ سراج اختر زوجہ قاضی عبد الرشید صاحب قوم سکھے زئی عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن نسیف اللہ چک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ہجرت حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد ایک مکان مالیتی ۳۰۰۰/ روپیہ جو مجھے بطور عطیہ اپنے والد کی طرف سے جہیز میں ملا جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس مکان مذکور کے کرایہ ۴۰/ روپیہ سالانہ میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس تین تولے سونے کے زیورات سسرال کی طرف سے ملا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان وارث ہوگی۔ میری اس وقت کوئی آمدنی نہیں سوائے کرایہ مکان مذکور کے۔

الامۃ سراج اختر۔ گواہ شد قاضی عبد الرشید خاوند موصیہ۔ گواہ شد عبد اللہ خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جبل پور۔

نمبر ۹۴۵۵ : منکہ سعیدہ بیگم زوجہ مولوی غلام احمد بشیر قوم باجوہ عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ شہادت حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ ۲۵۰/ روپیہ مہر بذمہ خاوند۔ اس کے علاوہ پانچ مرلہ زمین قیمتی یکصد روپیہ واقعہ نزد آریہ سکول قادیان۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

الامۃ سعیدہ بیگم اہلیہ مولوی غلام احمد بشیر۔ گواہ شد مقبول احمد مولوی فاضل واقف زندگی دارالرحمت لاہور گواہ شد سراج الدین مؤذن والد موصیہ

نمبر ۹۴۵۲ : منکہ رحمت علی ولد فتح دین صاحب قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بھینی بانگر ڈاکخانہ قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ہجرت حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ دو رہائشی ساڑھے چار گھماؤں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ صدر انجمن احمدیہ کو حق حاصل ہے جب چاہے اپنے حصہ کا ہبہ کرائے یا مجھ سے علیحدہ کرا کے بٹائی پر دیدے یا فروخت کرے۔ العبد رحمت علی موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ سکندر علی پنشنر گواہ شد۔ علی محمد صحابی موصی۔

نمبر ۹۴۴۹ : منکہ رشیدہ بیگم شکیلہ زوجہ چوہدری محمد شفیع صاحب سلیم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی عمر ۱۷ سال۔ قوم ڈار دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ہجرت ۱۳۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے زیورات طلائی ۲ تولہ ۳ ماشہ سنگار پٹی ایک تولہ ۳ ماشہ کانٹے۔ ۹ ماشہ انگشتری۔ ۳ ماشہ سوئی کل ۵ تولہ ۴ ماشہ حق مہر اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اپنے خاوند سے مبلغ ۱۰/ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر اور اس کے علاوہ جو جائیداد بوقت وفات ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

رب اغفر لی وارحمنی انت خیر الراحمین

الامۃ رشیدہ بیگم شکیلہ دارالرحمت۔ گواہ شد امام بی بی موصیہ ۵۱۱۲۔ گواہ شد لعل خاں والد محمد شفیع سلیم شوہر موصیہ۔ گواہ شد محمد شفیع سلیم خاوند موصیہ موصی نمبر ۵۸۹۶۔ گواہ شد غلام نبی ایڈیٹر الفضل والد موصیہ

نمبر ۹۴۵۱ : منکہ رحمت بی بی بیوہ محمد اسمٰعیل صاحب قوم راجپوت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۰۸ء ساکن دارالانوار ڈاکخانہ جاگووال ہیٹ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ شہادت حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے نقد ایک سو روپیہ۔ حق مہر یکصد روپیہ کا زیور زنانی ایک تولہ میرے پاس موجود ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ رحمت بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد حکیم احمد الدین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھینی میلواں علاقہ بیٹ گواہ شد محمد اسمٰعیل موصی خاوند موصیہ

نمبر ۹۴۴۸ : منکہ دولت بی بی بیوہ مہتاب دین قوم جٹ عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن سرائے تلونڈی حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ شہادت حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد ایک مکان خام واقعہ موضع سرائے تلونڈی تحصیل تلونڈی تارن ہے۔ جس کی قیمت اس وقت ۳۰/ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں ہے اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگرچہ میری آمد کوئی نہیں تاہم ۱/۸ ماہوار ادا کرتی رہوں گی۔ میرے مرنے پر میری اس کے علاوہ کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ دولت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد حسین کارکن دفتر جائیداد۔ گواہ شد محمد ابراہیم خادم دوکاندار پسر موصیہ۔

نمبر ۹۴۴۷ : منکہ خادم علی ولد حکیم رنگ علی صاحب مرحوم قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۰۴ء ساکن کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ہجرت حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ صرف ماہوار تنخواہ ۳۵/ روپے پر گذارہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد خادم علی گواہ شد سلطان اللہ گواہ شد۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۴۵۳ : منکہ رضیہ بیگم بنت ڈاکٹر فتح دین صاحب قوم شیخ قریشی عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی قادیان دارالانوار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ شہادت حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت نہیں۔ اس وقت میرے والد صاحب کی طرف سے دس روپیہ ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جس کو ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ اس کے بعد جو میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی یعنی وفات پر ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ رضیہ بیگم گواہ شد علی محمد صحابی موصی۔ گواہ شد ڈاکٹر فتح دین والد موصیہ۔

نمبر ۹۴۵۴ : منکہ زینب بی بی زوجہ سید فضل محمد شاہ صاحب قوم سید عمر ۴۴ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن بھینی بانگر ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ شہادت حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک سو روپیہ حق مہر بذمہ خاوند اور زیور کوئی نہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ میں سلائی کا کام کرتا ہوں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں

الامۃ زینب موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد سید فضل محمد شاہ خاوند موصیہ گواہ شد: علی محمد صحابی موصی

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بمبئی ۴ جولائی۔ کانگرس سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ان ممبروں کا ایک جلسہ بلایا ہے جو مستقبل مفاہمت کے متعلق وزارتی سفارشات کے خلاف ہیں۔ اس جلسہ میں فیصلہ کیا جائے گا کہ جب آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں یہ سوں وزارتی تجاویز پر بحث ہوگی۔ تو یہ ممبر کیا رویہ اختیار کریں۔

بمبئی ۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں اخباری نمائندوں کو شامل ہونے کی اجازت دیدی گئی ہے۔

لکھنؤ ۴ جولائی۔ یو۔پی اسمبلی کے حزب مخالف کے لیڈر چوہدری خلیق الزمان آج نئی دہلی پہنچے۔ آپ دستور ساز اسمبلی کے لئے یو۔پی کے مسلم لیگی نمائندوں کے انتخاب کے سلسلے میں آل انڈیا مسلم لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ کے ساتھ مشورہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔

مدراس ۴ جولائی۔ آج ایک جلسہ عام میں جنوبی افریقہ کی یورپین آبادی کے نامناسب رویہ کے خلاف اظہار نفرت کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ اس میں کہا گیا کہ ہندوستان یوروپینوں کے اس طرز عمل کو ہرگز برداشت نہیں کریگا جو وہ جنوبی افریقہ کی ہندوستانی آبادی کے ساتھ کر رہے ہیں۔ حکومت ہند کا فرض ہے کہ وہ جنوبی افریقہ کے خلاف سخت انتقامی کارروائی کرے۔ ریزولیوشن میں اتحادی اقوام کی تنظیم سے بھی اپیل کی گئی کہ وہ دیگر معاملات کو ملتوی کر کے اس معاملہ کے متعلق فوری طور پر کوئی کارروائی کرے۔ اور جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی شکایات کو دور کرے۔

نئی دہلی ۴ جولائی۔ حکومت ہند نے کھانے پینے کی چند ایسی اشیاء پر سے کنٹرول ہٹا لیا ہے جو بیرونی ممالک سے ہندوستان میں آتی ہیں۔ حکومت کا خیال ہے کہ اس طرح یہ اشیاء زیادہ تعداد میں آسکیں گی اور ملک کے موجودہ غذائی بحران کو دور کرنے میں ممد ثابت ہوں گی۔

یروشلم ۳ جولائی۔ یہودیوں کی ایک بستی میں اسلحہ کا ایک خفیہ گودام برآمد ہوا ہے جس میں دو لاکھ چھوٹے کارتوس۔ تین ہزار مارٹر بم۔ دو ہزار دستی بم اور پانچ سو پاؤنڈ سے زیادہ آتشگیر مادہ پایا گیا۔

نئی دہلی ۳ جولائی۔ گورنر جنرل نے لاہور ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس کھوسلہ کے عہدہ میں ۲۰ جولائی سے ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۶ء تک۔ اور جسٹس محمد شریف کے عہدہ میں ۱۲ جولائی سے ۳۰ دسمبر ۱۹۴۶ء تک توسیع کردی ہے۔

ناگپور ۳ جولائی۔ سی۔پی اور برار کے لیبر کمشنر نے ٹیکسٹائل ملوں کے منیجروں کے نام ہدایات جاری کی ہیں۔ جن میں کہا گیا ہے کہ کپڑے کی شدید قلت کے پیش نظر پبلک کے مفاد کے لئے زیادہ سے زیادہ کپڑا تیار کرنے کی ضرورت ہے اس لئے ناجائز طور پر ہڑتال کرنے والے مزدوروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

شملہ ۳ جولائی۔ ایک ملاقات کے دوران میں چیف انجینئر پنجاب نے وعدہ کیا کہ پنجاب گورنمنٹ کی سکیم کے مطابق ضلع گورداسپور میں عمدہ سڑکیں تیار کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔

مدراس ۳ جولائی۔ حکومت مدراس نے ہدایت جاری کی ہے کہ صوبے کی تمام سیکنڈری جماعتوں میں آئندہ علاقائی زبان کو اولین درجہ حاصل ہوگا۔ اور انگریزی زبان ثانوی درجہ رکھے گی۔

لنڈن ۳ جولائی۔ ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ روس نے سات لاکھ جاپانی اسیران جنگ کو سائبیریا بھیج دیا ہے جہاں ان سے مزدوروں کا کام لیا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ اقدام معاہدہ پوٹسڈم کی صریح خلاف ورزی ہے۔

واشنگٹن ۳ جولائی۔ صدر ٹرومین نے ایک بیان میں کہا کہ میں ایک لاکھ یہودیوں کو فلسطین میں منتقل کرنے کی اصطلاحی اور سرکاری ذمہ واری اٹھانے کے لئے بالکل تیار ہوں۔

مونگھیر ۳ جولائی۔ یہاں پر بھی فرقہ وارانہ فساد نمودار ہوگیا ہے۔ چنانچہ کئی اشخاص ہلاک اور مجروح ہو چکے ہیں۔

واشنگٹن ۳ جولائی۔ امریکہ میں ہندوستانیوں کے داخلہ کا جو بل پاس کیا گیا ہے اس کی رو سے ہر سال ۱۰۵ ہندوستانی امریکہ میں داخل ہوا کریں گے اس بل کے ماتحت امریکہ میں رہنے والے تین ہزار ہندوستانیوں کو شہریت کے حقوق ہو جائیں گے۔

نئی دہلی ۳ جولائی۔ کونسل ہاؤس لائبریری کو دستور ساز اسمبلی کے اجلاس کے لئے موزوں بنایا جا رہا ہے۔ جو انجینئر اس کام کے لئے متعین کئے گئے ہیں۔ انہوں نے حکومت ہند کو مطلع کیا ہے کہ وہ ۱۵ اگست کے تیسرے ہفتے سے پہلے کام ختم نہیں کر سکتے۔ اس سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ یکم ستمبر سے قبل دستور ساز اسمبلی کا اجلاس منعقد نہیں ہو سکیگا۔

سری نگر ۳ جولائی۔ ریاست کشمیر میں پنڈت نہرو کی دوبارہ متوقع آمد سے پیدا شدہ حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے حکومت کشمیر پوری تیاری کر رہی ہے۔ چنانچہ سری نگر راولپنڈی روڈ پر کوہالہ کے مقام پر لوہے کے پھاٹک بنائے جا رہے ہیں۔ ایسے ہی پھاٹک ایبٹ آباد کی طرف سے کشمیر آنے والی سڑک پر بھی بنائے جا رہے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ریاست کی حکومت کسی قیمت پر بھی اس سلسلے میں جھکنے کو تیار نہیں۔

لنڈن ۳ جولائی۔ توقع کی جاتی ہے کہ آج وزارتی مشن کی طرف سے اپنی کارگذاری کی مختصر رپورٹ پارلیمنٹ میں پیش کر دی جائے گی مفصل رپورٹ بعد میں مرتب کی جائے گی۔

ماسکو ۳ جولائی۔ روسی حکومت کے سرکاری ترجمان اخبار نے لکھا ہے۔ کہ بحر الکاہل میں ایٹم بم کا تجربہ کرنے سے امریکہ کا یہ دعویٰ باطل ہو گیا ہے کہ وہ ایٹم بموں سے مسلح ہونا نہیں چاہتا۔ اگر اس کا یہ دعویٰ صحیح ہوتا تو وہ کبھی ابھی اتنے عظیم الشان مصارف پر یہ تجربہ نہ کرتا۔

شملہ ۳ جولائی۔ سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ آج موجودہ اگزیکٹو کونسل کے تمام ارکان کے استعفے منظور کر لئے گئے ہیں۔ کل نئی نگران حکومت کے ارکان حلف وفاداری اٹھائیں گے۔

لاہور ۳ جولائی۔ انتخابی عذرداریوں کی سماعت کے لئے حکومت پنجاب نے جو تین انتخابی ٹریبونل مقرر کئے ہیں۔ وہ ۱۵ جولائی سے لاہور میں اپنا کام شروع کر دیں گے۔

لاہور ۳ جولائی۔ سونا ۱۰۳/- چاندی ۱۶۸/-
پونڈ ۶۸/۸/-
امرت سر سونا ۱۰۷/-/-